باب۔۱۳

نماز خوف

[فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ،(الصافات:۱۷۷)]

[وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ،(البقرة:۲۷۷)]

حدیث ۸۹۴: میں نے زہریؒ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے لیے بھی کوئی نماز پڑھی؟ انھوں نے سالمؒ کے حوالے سے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے انھیں بتایا کہ میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نجد اور اس کے اطراف کے علاقوں کے جہاد میں حصہ لیا۔ ہم دشمن کے سامنے صف آرا تھے۔ اس موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نماز پڑھائی۔ اس دوران ہمارا ایک گروہ دشمن سے مقابلے میں مصروف رہا۔۔(خصوصی بات یہ تھی) کہ آنحضورؐ نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے اور سلام پھیرا (یعنی صرف ایک رکعت پڑھی)۔ اسی طرح باری باری گروہوں کی شکل میں یہ ایک رکوع اور سجدے اور پھر سلام پھیرنے کا سلسلہ رہا، اور دشمن کے ساتھ لڑائی بھی جاری رہی۔ راوی: شعیبؓ۔

حدیث ۸۹۵: رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ جب کافی لوگ جمع ہو جائیں تو نماز (خوف) کو باجماعت کر لو۔ ورنہ کھڑے ہو کر یا سواری پر ہی اکیلے اکیلے یہ نماز پڑھ لو۔ راویان: نافعؒ اور ابن عمر مجاہدؓ۔

حدیث ۸۹۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز خوف) کے لیے تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو لوگوں نے آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا۔۔۔ پھر جب حضورؐ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے سجدہ کیا تھا وہ کھڑے ہو گئے اور ان کی جگہ دوسرا گروہ آیا اور انھوں نے نماز شروع کر دی اور پہلا گروہ اپنے بھائیوں کی نگرانی میں مصروف ہو گیا۔ یوں ایک دوسرے کی نگرانی بھی کرتے رہے، اور نماز بھی ہوتی رہی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۸۹۷: غزوۂ خندق جاری تھی۔ عصر کی نماز کا وقت بالکل ختم ہو رہا تھا اور کوئی بھی نماز نہیں پڑھ پایا تھا۔ حضرت عمرؓ اس صورتحال سے بے چین ہو کر کفار کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ پھر سب بطحان میں اترے اور وضو کیا۔ اس وقت تک آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۶۷ اور ۶۱۱)۔

حدیث۸۹۸: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احزاب سے واپس ہو رہے تھے تو آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں (پہنچنے پر پڑھو)۔ لوگوں میں اس بات پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ کچھ نے بنی قریظہ پہنچ کر ہی نماز پڑھنے کی ٹھانی اور کچھ نے کہا کہ آپؐ نے نماز قضا کرنے کا نہیں کہا ہو گا۔ اور یوں نماز پڑھ لی۔۔۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات آئی تو آپ نے دونوں گروہوں میں سے کسی کو بھی ملامت نہیں کی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۸۹۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح خیبر کے روز) فجر کی نماز کچھ اندھیرے میں پڑھی۔ پھر سواری پر چڑھ کر فرمایا "اللہ اکبر! خیبر ویران ہوا"۔ ہم جہاں بھی پہنچتے ہیں وہاں کی صبح خراب ہو جاتی ہے۔ یہودی گلیوں میں نکل آئے اور کہہ رہے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کا لشکر ہم پر غالب آ چکا ہے۔ جنگ کرنے والوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ عورتیں اور بچے قید کر لیے گئے ہیں۔۔۔ حضرتہ صفیہؓ، پہلے دحیؓ کلبی کے حصے میں آئی تھیں مگر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ازواج مطہرات میں شامل کر لی گئیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔